Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور (پاکستان)

یوم سہ شنبہ (منگلوار)

۷ رجب ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍
فی پرچہ ۱؍

جلد ۳۸	۲۵ شہادت ۱۳۲۹ ہش	۲۵ اپریل ۱۹۵۰ء	نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ ؍ اپریل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

لاہور ۲۳ ؍ اپریل مکرمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

"عزیزی عبداللہ خاں کی طبیعت کئی روز سے پھر کمزوری کی جانب مائل تو تھی۔ مگر پرسوں شام کو دل کی حالت زیادہ کمزور اور نبض بہت تیز ہوئی۔ چونکہ کچھ عرصہ سے طبیعت بظاہر روبصحت نظر آتی تھی۔ تو خیال تھا کہ اب اس قسم کے دورہ کا وقت نکل چکا ہے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ ابھی اندرونی حالت قابل اطمینان نہیں ہے (ڈاکٹروں کی رائے یہی ہے) اسی لئے تمام احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں خاص دعاؤں کی درخواست ہے"

(فقط مبارکہ)

تہران ۲۴ ؍ اپریل۔ ایران کے سات سالہ منصوبے کے ماتحت وسیع تعمیری سکیمیں مرتب کی گئی ہیں۔ خلیج فارس میں بندر عباس کی نئی بندرگاہ کی تعمیر کے لئے حکومت نے حال ہی میں دس لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ اس بندرگاہ میں ایک لاکھ ٹن مال سالانہ کی صلاحیت ہوگی۔

پاکستان میں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کو مالی اور فنی امداد دینے کیلئے ایک مربوط سکیم تیار کر لی گئی

درگئی ہائڈرو الیکٹرک سے ۹ ہزار کلوواٹ پن بجلی پیدا ہونے کی امید

کراچی ۲۴ ؍ اپریل۔ ملک میں چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو مالی اور فنی امداد دینے کی سکیم مکمل کر لی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خاں نے آج سہ پہر کے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ حکومت نے چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کو جن کو ملک کی معاشیات میں نہایت ہی اہم حیثیت حاصل ہے۔ مالی اور فنی امداد بہم پہنچانے کے لئے پہلی مربوط سکیم تیار کر لی ہے۔ اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس سکیم کے ماتحت خام مال مہیا کرنے کے لئے ملک میں کئی جگہوں پر مراکز قائم کئے جائیں گے۔ صنعتی عجائب گھر قائم کئے جائیں گے اور جاپان و سوئٹزرلینڈ کو صنعتی ترقی کے فروغ کے امور کے مطالعے کے لئے صنعتی مشن بھیجے جائیں گے۔ تاہم ربط۔ کھنے اور معلومات بہم پہنچانے کے لئے صنعتی خبر نامہ بھی شائع کیا جایا کرے گا۔ آپ نے بتایا کہ اس سلسلے کو باقاعدہ بنانے کے لئے صنعتی مالی کارپوریشن کی طرح ایک کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اور میں اس سلسلے میں پاکستان پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کروں گا۔ آپ نے کہا اگر پاکستان مصنوعات کو دوسرے ممالک کی مصنوعات کے مقابلے میں ترجیح دی جانی شروع ہو جائے تو گھریلو صنعتوں کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہو جائے گی۔ خود وزارت صنعت نے بیس سے تیس فی صدی ضروریات پاکستانی مصنوعات ہی سے پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بڑی صنعتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حکومت صرف نگرانی کا کام کرے گی قیام و افتتاح کے معاملے میں قطعاً کوئی دخل نہ دے گی۔

پن بجلی میں ترقی

آنریبل چوہدری نذیر احمد خان وزیر صنعت نے پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اگلے سال تک دوگنی ہو جائیگی اور اس سے اگلے سال چوگنی ہو جائیگی۔ درگئی ہائیڈرو الیکٹرک سے ۱۹۵۱ء میں ۹ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہونے لگے گی۔ آپ نے بتایا کہ پن بجلی کے پراجیکٹوں کے علاوہ مناسب مقامات پر مرکزی اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ اس طرح دونوں طرف پن بجلی کے دو جال سے بچھ جائیں گے۔ ایک مشرقی پاکستان میں اور دوسرا مغربی پاکستان میں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت عظیم تر کراچی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک مرکزی سٹیشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو تین چار سال میں قائم ہو جائے گا اور ۵۰ ہزار کلوواٹ بجلی مہیا کر سکے گا۔ یہ سٹیشن حیدرآباد و کراچی کے درمیان جھنگ شاہی کے نزدیک قائم کیا جائے گا۔

نزدیک و دور سے

لندن ۲۴ ؍ اپریل۔ لندن کی گودیوں میں کام کرنے والے ملازموں کی تعداد ساڑھے بارہ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اس سٹرائک کی وجہ سے ۷۰ جہاز بیکار کھڑے ہیں۔

جوہنسبرگ ۲۴ ؍ اپریل۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر نے جنوبی افریقہ کی حکومت کے حالیہ بل کی مذمت کی ہے۔ جس کی رو سے بعض مخصوص فرقوں کے لئے نسلی امتیاز کی بناء پر بعض علاقے مخصوص کر دیے جائیں گے۔ آپ نے کہا یہ بل اس وقت پیش کیا جا رہا ہے۔ جب ایک طرف حکومت پاکستان و بھارت کے ساتھ بات چیت کے لئے کانفرنس بلانے والی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ ؍ اپریل۔ بھارت کے دو وزراء وزیر تعمیرات و اطلاعات نے اپیل کی ہے کہ پاک ہند اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جائے۔

بغداد ۲۴ ؍ اپریل۔ بغداد کے باخبر حلقوں کی اطلاعات کے مطابق پاکستان و عراق میں تجارتی بات چیت انتہائی خوشگوار ماحول میں ہو رہی ہے۔

کراچی ۲۴ ؍ اپریل۔ آج فرانسیسی وزیر خارجہ آسٹریلیا جاتے ہوئے کراچی سے گزرے اور وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسینی سے ملاقات کی۔

برسیلز ۲۴ ؍ اپریل۔ بلجیم نے نئے نامزدہ وزیر اعظم شاہ لیوپولڈ سے ملاقات کے لئے برسیلز سے جنیوا روانہ ہو گئے۔

مختصرات

لندن ۲۴ ؍ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ نے لندن میں اس امر کا انکشاف کیا کہ دولت مشترکہ کی آئندہ کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین ہوں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اب پاکستانی کرنسی فیصلہ پر نظر ثانی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

کراچی ۲۴ ؍ اپریل۔ خبر ملی ہے کہ خان لیاقت علی کے ہمراہ سفر امریکہ میں پانچ اخبار نویس بھی ہوں گے

پیکنگ ۲۴ ؍ اپریل۔ خبر ملی ہے کہ جزیرہ ہائنان پر کومنتانگ کی مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔

احراری آرگن "آزاد" کے دو سفید جھوٹ

ناظر امور عامہ کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خط شائع کرنیکا چیلنج

ربوہ ۲۴ ؍ اپریل مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے حسب ذیل تار ربوہ (چنیوٹ) سے الفضل کے نام ارسال کیا ہے۔ اخبار آزاد نے اپنے ۱۷ اپریل کے ایشوع میں امام جماعت احمدیہ پر چوہدری غلام عباس کو گڑبڑنے اور مسلم کانفرنس میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے خطوط بھیجنے کا الزام لگایا ہے۔ آزاد اخبار کا یہ بیان بے بنیاد اور قطعاً بے بنیاد ہے۔ اگر اس کے پاس کوئی ایسے خطوط ہیں تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ انہیں شائع کرنیکی جرأت کرے۔ اس کے علاوہ اس اخبار نے اپنے ۲۴ اپریل کے ایشوع میں یہ لکھا ہے کہ انجمن مہاجرین جموں کی میٹنگ ۲۸ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے اشارے پر کام کر رہی ہے۔ آزاد کا یہ الزام بھی غلط اور بے بنیاد ہے۔

شاہ عبداللہ نے عرب فلسطین کو اردن میں ضم کر لینے کا اعلان کر دیا

عمان ۲۴ ؍ اپریل آج عمان کی نئی پارلیمان میں فلسطین کے عرب حصے کو شرق اردن میں ضم کر لینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ اعلان آج خود شاہ عبداللہ نے پارلیمان کے افتتاح کے وقت کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی ادا کرنے والے احباب کی فہرست

(۱۲)

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے گئے ہیں فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین (نظارت بیت المال)

نمبر	نام	رقم	
۱۴۴	مکرمہ عنصری بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی رشید الدین صاحب	۷—۰—۰	"
۱۴۵	سعد اللہ خان صاحب ترنگ زئی	۱۰۰۰—۰—۰	"
۱۴۶	چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۳۵ سرگودہا	۵۰۰—۰—۰	"
۱۴۷	محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ " " "	۱۰—۰—۰	"
۱۴۸	" ناصرہ بیگم صاحبہ " " "	۵—۰—۰	"
۱۴۹	" نواب بی بی صاحبہ " " "	۵—۰—۰	"
۱۵۰	" سردار بیگم صاحبہ " " "	۱—۰—۰	"
۱۵۱	چوہدری منیر احمد صاحب " " "	۵—۰—۰	"
۱۵۲	" بشیر احمد صاحب " " "	۱۰—۰—۰	"
۱۵۳	" نذیر احمد صاحب " " "	۱۰—۰—۰	"
۱۵۴	میاں عبد الرشید صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودہا	۲۰۰—۰—۰	"
۱۵۵	اہلیہ صاحبہ احمد خان صاحب نورنگ گجرات	۲—۰—۰	"
۱۵۶	حافظ بشیر الدین صاحب واقف زندگی ربوہ	۷۰—۸—۰	"
۱۵۷	چوہدری فضل داد صاحب کھیوہ چک ۴۶ ضلع لائلپور	۲۴۰—۰—۰	"
۱۵۸	ملک عبد الحفیظ صاحب سلطان پورہ لاہور	۳۰—۰—۰	"
۱۵۹	اہلیہ " " "	۵—۰—۰	"
۱۶۰	" بابو اللہ رکھا صاحب چیف گڈس کلرک سلطان پورہ لاہور	۵—۰—۰	"
۱۶۱	دختر " " " "	۲—۰—۰	"
۱۶۲	ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک نمبر ۱۲۰ ضلع رحیم یار خان	۴۰۰—۰—۰	"
۱۶۳	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ضلع رحیم یار خان	۲۰۰—۰—۰	روپے
۱۶۴	بشیر احمد شریف احمد صاحبان چک نمبر ۱۲۰ "	۱۲۵—۰—۰	"
۱۶۵	منور احمد صاحب " "	۸۰—۰—۰	"
۱۶۶	غلام رسول صاحب " "	۱۰۳—۰—۰	"
۱۶۷	نظام الدین صاحب " "	۲۰—۰—۰	"
۱۶۸	علی احمد صاحب " "	۲۵—۰—۰	"
۱۶۹	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب " "	۱۵—۰—۰	"
۱۷۰	محمد حنیف صاحب " "	۱۰—۰—۰	"
۱۷۱	سید محمد اسماعیل صاحب معہ اہلیہ حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان	۹۰—۰—۰	"
۱۷۲	سراج دین صاحب ولد نیک محمد صاحب بھیرہ	۱۰—۰—۰	"
۱۷۳	چوہدری محمد اشرف ٹھیکیدار راولپنڈی	۶۰—۰—۰	"
۱۷۴	چوہدری سلطان علی خان چاہ بھاگو والہ ملتان	۸۰—۰—۰	"
۱۷۵	چوہدری دین محمد صاحب راولپنڈی	۵۰—۰—۰	"
۱۷۶	حاجی نصیر الحق صاحب راولپنڈی	۱۰۰—۰—۰	"
۱۷۷	احمد دین صاحب زرگر کالا گوجراں ضلع جہلم	۱۵—۰—۰	"
۱۷۸	حاجی محمد صاحب ریٹائرڈ بڑاری ڈنگہ	۱۵—۰—۰	"
۱۷۹	میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۲۳/ ضلع ملتان	۲۰—۰—۰	"
۱۸۰	ملک نور الدین صاحب کبیر والہ ضلع ملتان	۴۰—۰—۰	"
۱۸۱	جمعدار سراج دین صاحب تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ	۹۸—۸—۰	"
۱۸۲	چوہدری بشیر احمد صاحب بمع اہلیہ سلطان پور لاہور	۹۹—۰—۰	"
۱۸۳	اہلیہ صاحبہ عبد الحمید صاحب ظفروال ضلع ہوشیارپور	۱۵—۰—۰	"
۱۸۴	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خاں	۷۹—۰—۰	"
۱۸۵	چوہدری خوشی محمد صاحب کوٹ گگے شاہ گجرات	۵۰—۰—۰	"
۱۸۶	بابو احمد دین صاحب سٹور کیپر کھیوڑہ	۲۵۷—۰—۰	"
۱۸۷	مکرم برکت علی صاحب لائق امیر جماعت لدھیانہ	۵۷—۰—۰	"
۱۸۸	محمد اقبال صاحب قریشی لدھیانہ	۶۰—۰—۰	"
۱۸۹	محمد اکرم صاحب "	۱۰—۰—۰	"
۱۹۰	چوہدری محمد بخش صاحب گرداور پنشنر ادرحمہ ضلع سرگودہا	۳۰۰—۰—۰	"

شعبہ تعلیم کے متعلق ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہر تین ماہ کے بعد ایک امتحان ہوا کرتا ہے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۸ اپریل بموجودگی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوا۔ جس میں حضور نے اس کے متعلق نئی ہدایات عطا فرمائی ہیں۔ جہاں تک امتحان کا تعلق ہے۔ اس طریق کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب تعلیمی حصہ اور امتحان کو الگ الگ دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ آئندہ اس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ اور علماء سلسلہ کی تصانیف کی ایک تعداد ہر سہ ماہی کے لئے مقرر کر دی جایا کرے گی۔ مجالس کی نگرانی میں خدام اپنے طور پر ان کا مطالعہ کریں گے۔ ہر سہ ماہی کے آخیر پر ہر مجلس کی طرف سے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا خدام نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا ہے یا نہیں۔ مقامی طور پر چند آسان سوال دریافت کر کے امتحان لیا جائے گا۔ اور مرکز میں اطلاع بھجوا دی جایا کرے گی۔ کہ فلاں فلاں خادم نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے حسب ذیل کتب تجویز کی جاتی ہیں۔ یہ کتابیں دفتر نشر و اشاعت ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی
۲۔ کشتی نوح
۳۔ تحفۃ الندوہ
۴۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق
۵۔ ایک غلطی کا ازالہ

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ دعوۃ الامیر (سادی)
۲۔ دلائل ہستی باری تعالےٰ
۳۔ احمدیت کا پیغام
۴۔ اسلام اور ملکیت زمین

ہر مجلس کے سو فی صدی خدام بلا استثناء اس میں شامل ہوں۔ اور ان کتب کا مطالعہ کریں جو ناخواندہ ہیں ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک سالانہ امتحان بھی ہوگا۔ جس کے نصاب کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ مجالس اس طرف پوری توجہ دیں۔ کوئی خادم ایسا نہ رہ جائے جو ان کتابوں کا مطالعہ نہ کر چکا ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

گذشتہ چہار شنبہ کو شاہ میو گارڈن میں چوہدری سی ایس خان صاحب چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کی صاحبزادی درشاہوار رسنارہ بیگم کی تقریب رخصتانہ نہایت دھوم دھام سے عمل میں آئی۔ ان کا نکاح چند ہفتے قبل مولوی غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے سردار عاشق محمد خان صاحب مزاری پی سی ایس کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس تقریب میں حکومت پنجاب کے افسران اعلیٰ اور روساء شہر کے علاوہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور برادر پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی نے بھی شرکت فرمائی۔ دیگر معززین میں آنریبل محمد خان لغاری مشیر گورنر پنجاب۔ مسٹر جسٹس محمد منیر چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ۔ حافظ عبد المجید صاحب چیف سیکرٹری حکومت پنجاب مسٹر فدا حسن کمشنر لاہور ڈویژن۔ مسٹر ایس ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور اور صاحبزادہ آفتاب احمد۔ ڈی۔ آئی۔ جی پولیس کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

روزنامہ ———— الفضل ———— لاہور

۲۵ر اپریل ۱۹۵۰ء

اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ

کتنی حیاداری ہے کہ وہ احراری جو پاکستان بننے سے پہلے کہا کرتا تھا کہ ماں نے ایسا بچہ ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔ آج جبکہ ان ازلی دشمنان پاکستان کی پوری پوری مخالفت کے علی الرغم پاکستان بن گیا ہے۔ تو وہ ان "مرزائیوں" کو جن کے متعلق وہ اپنے "جوش جنوں" کے دنوں میں کہا کرتا تھا کہ مسلم لیگ کی نکیل "مرزائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس پاکستان جو اسی مسلم لیگ نے بنایا ہے جس کی گاڑی کا انجن "مرزائی" تھے اقلیت قرار دلانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور خدا جانے کس سے کر رہا ہے۔

اس نادان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔ کہ جس اقبال نے بعض غلط اثرات کے ماتحت احمدیت کے خلاف لکھا ایک شاعر تھا جس نے خود اپنے اس خط میں اقرار کیا ہے جس کا ایک حصہ احراری اخبار "آزاد" نے ۲۴ر اپریل ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر چوکھٹے میں شائع کیا ہے کہ

"اگر میرے رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلاتے۔"

اس نادان کو اتنا پتہ نہیں ہے کہ یہ اقبال ہر وقت اپنی رائے بدل سکتا ہے

ہمیں اقبال کے متعلق اس وقت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر احراری اخبار "آزاد" بار بار اقبال کی ایک ایسی رائے شائع کر رہا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ ایک شاعر کی رائے کہلا سکتی ہے۔ اور جس کو بقول خود اقبال پھر بھی بدل سکتا تھا

پھر اقبال نے اگر کوئی ایسا مطالبہ کیا تھا تو انگریزی حکومت سے کیا تھا۔ جس میں اکثریتیں اور اقلیتیں ہوتی ہیں۔ اسلامی نظام میں تو اقلیت کوئی شے ہی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ احراریوں کا یہ مطالبہ صرف بقول خود از روئے اسلام ہے۔

کیا لطف ہے کہ وہ احراری جو پاکستان کا سب سے بڑا بدخواہ تھا۔ جواب بھی پاکستان کا سب سے بڑا بدخواہ ہے۔ پاکستان کے بعض مسلمانوں کو مذہبی اشتعال دلا کر ایک ایسی جماعت کو اقلیت قرار دلانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں پاکستان بنانے والی مسلم لیگ کی نکیل تھی۔ اور جواب بھی اپنے عقیدہ کے مطابق پاکستان کی سب سے بڑی مسلمہ خیر خواہ اور وفادار جماعت ہے۔

اس نادان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے کہ اسلام میں کوئی اقلیت نہیں ہوتی۔ اس نادان کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ جو جماعت اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتی ہو۔ جو قرآن کریم کی شریعت کو تسلیم کرتی ہو۔ اور اس کے ہر حکم پر عمل کرنا فرض سمجھتی ہو۔ اس کو کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت "ذمی" قرار نہیں دے سکتی۔

اسلام اس کا ہے جو اس پر عمل کرتا ہے احمدی بقول خم "مرزائی" تو شریعت اسلامیہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ حکم پر عمل کرتا ہے۔ کوئی اس سے بڑھ کر شریعت کے احکام پر عمل کرنے والی جماعت پیش تو کرو۔ ویسے تو زبانی جمع خرچ کرنے والے شاعر اور فلاسفر تو بہتیرے پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن پنجاب میں وہ جماعت جس کی شکل میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ظاہر ہوا۔ وہ تو بقول اقبال وہی جماعت ہے جسکو فرقہ "قادیانی" کہا جاتا ہے۔ اور یوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو امین و صدوق کہنے والوں نے بھی آپ کو دشمن دین اور قوم کی عصبیت تباہ کرنے والا ہی قرار دیا تھا عقل ہرزہ کار تو آنکھوں کے سامنے درخشاں صداقت کے انکار کے لئے بھی بہانے تراش تراش لیا کرتی ہے۔ اور پھر ایک شاعر جو رائے بدلنے کو زندگی سمجھتا ہے۔ اور جس کا حال یہ ہو کہ

گہے بر طارم اعلےٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ان لوگوں کے متعلق صحیح رائے پر کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ جن کا قدم چٹان کی طرح غیر متزلزل ہو اور جن کی زندگی

یقین محکم۔ عمل پیہم۔ محبت فاتح عالم

کا مظاہرہ ہو۔ یہ احمدیت ہی تو تھی جس نے اقبال کو دین کا کچھ ذوق بخشا تھا۔ جس کو اس نے ایک عرصہ تک اپنی نظموں میں پیش کیا کبھی کہا

نئی زمین نیا آسمان پیدا کر

اور کبھی کہا

ہو چکا اسلام کی شان جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

اگر بعد میں نیٹشے کے متشددانہ فلسفہ کے تتبع سے اقبال کی رائے کو "اسلامی سیرت کے ٹھیٹھ نمونہ" کے خلاف بدلنا پڑ گیا تو کیا ہوا "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" تو چٹان کی طرح اسی طرح قائم رہا ہے۔ اور خدا کی جماعت تو بڑھتی ہی چلی گئی ہے۔

بجٹ

احراری اخبار "آزاد" حسرت سے لکھتا ہے۔

"پچھلے دنوں ربوہ میں مرزائیوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا تھا۔ جس میں بڑے بڑے مقتدر قادیانیوں نے حصہ لیا۔ اس مجلس مشاورت میں احرار کو زک پہونچانے کے لئے جو کچھ سوچا گیا شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دینے کے لئے جو سکیمیں مرتب ہوئیں۔ اس کے تذکرے کی تو چنداں ضرورت نہیں۔ صرف وہ بجٹ جو ۵۱-۱۹۵۰ کے لئے منظور کیا گیا۔ وہ یقیناً قابل غور ہے۔ . . . . ہم قارئین سے صرف اتنا عرض کریں گے۔ کہ ۱۷۶۵۴۲۱ روپے کی رقم کو دیکھئے اخراجات کے اصل مقصد پر غور کیجئے اور سوچئے کہ پاکستان کی یہ دولت ایک اسلامی ملک کا یہ سرمایہ کس غرض اور کس ضرورت کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے۔"

(اخبار "آزاد" ۲۴ر اپریل ۱۹۵۰ء)

نادانو یہ تو ایک چھوٹی سی جماعت کا بجٹ ہے جس کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ تم تو ساری دنیا کے نمائندہ جماعت بنتے ہو پھر یہ بھی نہیں کہ مسلمانوں نے تمہاری لن ترانیاں سن سن کر قربانیاں نہ کی ہوں غریب بیواؤں تک نے اپنی بچیوں کے کانوں سے بالیاں نوچ نوچ کر تمہارے حوالے کر دیں۔ مگر تمہارا دوزخ شکم پھر بھی نہ بھرا۔ اگر تم چاہتے۔ اور اسلام کی خدمت تمہارا مقصد ہوتا۔ تو آج تمہارا بجٹ کروڑوں پر جاتا۔ اور تم حسرت سے ایک غریب مگر منظم اور با اصول جماعت کے قلیل بجٹ کو حسرت کی نظر سے نہ دیکھتے

کہاں ہے وہ ڈھیروں چاندی اور سیروں سونا جو تم نے تبلیغ اسلام کے نام پر جمع کیا تھا۔ کہاں ہے وہ کروڑوں روپیہ جو غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے تم نے اسلام کے نعرے لگا کر ہتھیا لیا تھا وہ کدھر گیا؟ یہ ان غریب بیواؤں کی آہوں کا وبال ہی ہے جو تم پر پڑا۔ کہ تم نے نازک ترین وقت پر لالچ سے قوم کی غداری کی۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کی نگاہ سے اتر گئے۔

دوستو مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر پہلے تم نے کیا پایا۔ اور اب کیا پاؤ گے۔ آؤ اپنے خدا تعالےٰ کے سامنے گڑ گڑا گڑ گڑا کر دعائیں کرو تاکہ وہ تمہارے گناہ معاف کرے۔ اور تم کو مثقال ذرہ نیکی کرنے کی توفیق بخشے۔

باقی رہی یہ بات کہ احمدیوں کی مجلس مشاورت میں کیا سوچا گیا۔ اس کی کارروائی الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آزاد کی یہ حسن ظنی کہ اس میں احراریوں کا بھی کوئی ذکر اذکار ہوا ہوگا۔ اس مکھی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ جو ایک بیل کے سینگ پر آ بیٹھی تھی۔ درآنحالیکہ وہ سر کو نہوڑائے زمین سے گھاس چر رہا تھا۔ مکھی نے سمجھا۔ کہ میرے بوجھ کے مارے بیچارے کی گردن دب کر رہ گئی ہے۔ بیل سے کہنے لگی۔ کہ اگر تم کہو تو اڑ جاؤں بیل نے جواب دیا مجھے تو علم بھی نہیں کہ تم سینگ پر بیٹھی ہوئی تھیں تمہاری مرضی ہے بیٹھی رہو یا اڑ جاؤ۔

رہی یہ بات کہ احمدیوں کا روپیہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ تو اس کو ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ ایک غریب جماعت اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر کس طرح وہ جہاد تبلیغ کر رہا ہے جس کو احراریوں کو تو کیا کسی دشمن احمدیت مولوی کو ابھی تک ان کے مقابلہ میں ایک فی ہزار بھی کام کر کے دکھانے کی توفیق حاصل نہیں ہوئی۔ احمدیوں کا یہ روپیہ توحید باری تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کناروں پر نصب کرنے اور قرآن کریم کی اشاعت میں صرف ہو رہا ہے۔ یہ وہ کام ہے کہ جس پر اگر مسلمان اربوں روپیہ بھی خرچ کریں تو تھوڑا ہے۔ مگر غریب احمدی اتنا بڑا جہاد صرف اتنے معمولی سے بجٹ کے سہارے پر کر رہے ہیں۔

پھر شیعہ سنی کے اختلافات کو بھی تو ہمیشہ "مرزائی" ہوا دیتے ہیں۔ لکھنؤ مدح صحابہ کرنے کے لئے بھی تو "مرزائی" ہی جاتے رہے ہیں۔ وہ مرزائی جن کے ہاتھوں میں مسلم لیگ کی نکیل تھی۔ وہی تو سنی شیعہ اختلافات کی آگ بھڑکاتے رہے ہیں۔ جھوٹ بولتے وقت کچھ تو سوچ لیا جائے کہ کوئی مانے گا یا نہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

پاکستان کی خاطر

(از مکرم سید عبد السلام صاحب سرگودھا)

مجلس احرار کی فطرت سے ہر مسلمان اچھی طرح واقف ہے۔ ان لوگوں نے حصول زر کی خاطر خانۂ خدا کو بھی سکھوں کے حوالہ کرنے میں ذرا بھر حیا محسوس نہیں کی تھی۔ مولوی ظفر علی خان صاحب نے شہید گنج ایجی ٹیشن میں احراریوں کے ڈھول کا پول کھول کر مسلمانوں پران کے نصب العین کو اچھی طرح واضح کر دیا تھا۔ مولوی صاحب کی نظمیں احراریوں کی اسلام دشمنی پر شاہد ہیں۔ مسلمان خوب جانتے ہیں کہ احراری شریعت کے امیر عطاء اللہ شاہ بخاری کی آنکھوں کے سامنے خانۂ خدا مسمار ہوا۔ اور وہ خاموشی سے نظارہ دیکھتے رہے۔ فرزندانِ توحید نے اپنے سینوں پر گولیاں کھائیں۔ اور آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

مسلمانوں کی محبوب ترین جماعت مسلم لیگ کو برباد کرنے کی خاطر کانگرسی اشارہ پر لکھنؤ میں شیعہ سنی ہنگامہ برپا کرنے والے کون تھے؟ یہی احراری تو تھے۔ جنہوں نے مدح صحابہ رضؓ کے بہانے سے شیعوں کو بھی جوابی کارروائی کرنے پر مجبور کر دیا۔ تاکہ اتحاد اسلام پارہ پارہ ہو۔ اور مسلم لیگ اپنے نصب العین میں ناکام رہے۔ تاکہ پاکستان کی بجائے اکھنڈ ہندوستان ہی رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو پاکستان کی پ تک لکھنے والا کوئی مائی کا لال نہ دیکھتے تھے۔ یہ وقت مسلم لیگ کے لئے بڑا سخت تھا۔ مگر قائداعظم کے تدبر نے مسلم لیگ پر آنچ نہ آنے دی۔ اور احراریوں کو ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں۔ مسلمانوں نے یوم نجات منایا لیکن احرار کے دفتر میں صف ماتم بچھ گئی۔

مسلم لیگ کی مخالفت کے لئے غیروں سے پھر ٹھیکہ ہو گیا۔ اور غیروں کے سرمایہ کے بل بوتے پر ملک کے طول و عرض میں معمارِ پاکستان کے خلاف زبان درازی شروع ہو گئی۔ برسرِ عام قائداعظم کو کافرِ اعظم کہنے والے بھی احراری تھے۔ ان کی شیعت پر اعتراض کئے گئے ان کے نکاح پر اعتراضات کی بارش کی گئی۔ غرضیکہ قائداعظم اور شیعہ مذہب پر رذیل سے رذیل حملوں سے بھی پرہیز نہ کیا۔ یہ سب محض شیعہ سنی تفرقہ پیدا کر کے مسلم لیگ کو تباہ کرنے کے منصوبے تھے۔ تاکہ ہندو آقا خوش ہو کر انعام و اکرام کی بارش اور زیادہ کرے۔

احمدیت کی مخالفت میں احراری دکان پھیکی پڑ چکی تھی۔ اور معقول طبقہ یہ سمجھنے لگا تھا۔ کہ احرار واقعی مردہ ہو گئے۔ کانگرس نے بھی تنخواہیں کم کر دی تھیں۔ اس لئے ایک نئی سکیم مرتب کی گئی۔ شیعہ کو کافر کہنے والے اور محرم کو بدعت قرار دینے والے احراریوں نے قادیان میں حضرت امام حسین رضؓ کے چہلم منانے کا پروگرام تیار کیا۔ ضلع گورداسپور کا رہنے والا کوئی مسلمان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ان مجالس حسینی کا انعقاد احرار نے کیا تھا۔ ایک فرضی انجمن امامیہ بنا کر اشتہارات کے ذریعہ اعلان بھی ہو گیا۔ ذوالجناح (امام حسینؓ کا گھوڑا) ماتم۔ شہادتِ حسین رضؓ پر رونا۔ آہ و بکا کرنا جو ان کے نزدیک کفر تھا۔ فوراً جائز ہو گیا۔ اور عین عبادت سمجھا جانے لگا۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ احراری لکھنؤ میں شیعوں کی طاقت کا اندازہ کر چکے تھے۔ کہ کس طرح پشاور سے کلکتہ تک شیعوں نے امام حسین رضؓ کی خاطر اپنے چالیس ہزار افراد کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اور پورے آٹھ نو ماہ ایجی ٹیشن پر لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا تھا۔ انہوں نے سوچا۔ کہ قادیان میں شیعہ ایجی ٹیشن شروع کر دیں گے۔ تو احمدیت اور شیعیت کی ٹکر سے بہرصورت دونوں فرقوں کو نقصان ہو گا۔ مسلم لیگی شیعہ لیڈر اپنی تمام تر توجہ اس طرف لگا دیں گے۔ مسلم لیگ کو نقصان پہنچے گا۔ اور کانگرس ہائی کمانڈ سے داد مل جائیگی۔ لیکن یکائی ٹکی کھیر بن گیا دلیا۔ شیعہ حضرات ہزاروں کی تعداد میں قادیان میں جمع ہوئے۔ ہم نے بذریعہ پمفلٹ شیعہ بھائیوں پر احراریوں کی چال کو آشکار کر دیا۔ شیعہ حضرات۔ علماء اور لیڈرانِ قوم امامیہ نے ہماری گذارشات پر غور کیا۔ موقع کی نزاکت اور احراری ہتھکنڈوں کو پہچان گئے۔ اور سٹیج پر کنٹرول کر لیا۔ احراری مبلغین نے جن میں مولوی عنایت اللہ اور مولوی محمد حیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نے بہت زور لگایا۔ کہ ماتمی دستوں کے ہمراہ جلوس ذوالجناح قادیان کے بازاروں میں گشت کرے تا کہ بلا لائسنس جلوس کے باعث گرفتاریاں ہوں۔ اور شیعہ محاذ قائم کر دیں۔ لیکن نواب احسان علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ صدر پنجاب شیعہ کانفرنس نے ایک نوحہ خوانی اور ماتم کو جلسہ گاہ میں ہی ختم کرا دیا۔ اور تمام شیعہ پر امن طریقہ سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ احراری منہ تکتے کے تکتے رہ گئے۔

اگلے سال ڈسٹرکٹ گورداسپور شیعہ لیگ نے قادیان میں مجالس حسینی کا جب خود اعلان کیا۔ تو احراری مخالف ہو گئے۔ حکام بالا کو درخواست دی گئی۔ کہ قادیان میں کوئی شیعہ نہیں ہے۔ اس لئے ذوالجناح نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ادھر شیعہ لیگ نے تہیہ کر لیا۔ کہ ہر قیمت پر احرار کو شکست دی جائے گی۔ احراریوں نے جلسہ گاہ کے لئے جگہ لینے میں بھی رکاوٹیں ڈال دیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کو کہا۔ کہ ان کو جگہ نہ دیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے ناظر صاحب امورِ عامہ نے شیعوں کے جنرل سکرٹری کو اطلاع کر دی۔ کہ آپ قادیان میں شوق سے آئیں۔ جب تک آپ اجلاس کریں۔ ہمارے مہمان خانے آپ کے لئے حاضر ہیں۔ چنانچہ احرار کی مخالفت کے باوجود جلسہ ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں شیعہ حضرات قادیان پہنچے۔ اور پُرامن طریقہ سے شیعہ علماء جلسہ کرتے رہے۔ تقسیم ملک تک یہ اجلاس ہوتے رہے۔ احمدی بھی تقریریں سننے کے لئے جاتے رہے۔ لیکن کوئی احراری نظر نہ آتا تھا۔ آخر اس کی وجہ شیعہ بھائی خود ہی سوچیں۔ احرار کی شیعہ دشمنی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ مگر شیعہ حضرات غور کریں۔ کہ یہ کیا نئی چال احرار کی ہے۔ کہ ان کے عالم دین حافظ کفایت حسین صاحب احرار کے سٹیج کو پھر سے زینت بخشنے لگے ہیں۔ کیا حافظ صاحب خود لکھنؤ میں موجود نہ تھے۔ کیا وہ اتنی جلدی احراریوں کے مکر و فریب کو بھول گئے۔ اگر آج شیعوں کو احمدیت کی مخالفت کی خاطر ساتھ ملایا جاتا ہے تو کل اسی سٹیج پر خلافت صدیقی کے منکروں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ صادر ہو جائے گا۔

اصل بات صرف اس قدر ہے۔ کہ یہ مہرے پٹے ہوئے جو پاکستان کو ایک زحمت اور آفت سمجھتے تھے۔ اب پھر غیروں سے روپیہ وصول کر کے پر پرزے نکال رہے ہیں۔ اس وقت جبکہ استحکام پاکستان کی ضرورت ہے۔ مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں پیش ہے۔ ہمارا ایک ایک لمحہ تعمیری کاموں کے لئے وقف ہونا چاہیئے۔ اور اس اتحاد کو تباہ ہونے سے بچانا چاہیئے۔ جس کی خاطر قائداعظم نے انتہائی قربانی کی۔ پاکستان کا سب سے پہلے تخیل پیدا کرنے والا سید جمال الدین افغانی بھی تو شیعہ ہی تھا۔ پھر بانیٔ پاکستان بھی شیعہ ہی تھا۔ اس لئے شیعہ حضرات کو پاکستان کی بقا کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے اتحاد کو کامل رکھنا چاہیئے۔ اور احراری ہتھکنڈوں سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں ان کا فائدہ ہے۔

مجالس توجہ کریں

ہر خادم کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ ہر سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی کوشش کریں۔ تمام مجالس کے تبلیغی سکرٹری ایک رجسٹر تیار کر کے اس میں تمام ایسے خدام کے نام لکھیں۔ جنہوں نے اس سال کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کیا ہے۔ اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ میں اس امر کا ذکر کیا کریں۔ کہ اتنے خدام نے اس ماہ میں اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے۔ تا مجالس کی تبلیغی کارگذاری کا علم مرکز کو ہوتا رہے۔ ایسا رجسٹر تیار کر کے اور خدام کے نام مع وعدہ درج کر کے اطلاع دی جائے۔ کہ آپ کی مجلس کے کتنے خدام نے ایسا عہد کیا ہے۔ تا مرکز میں اس کا ریکارڈ رکھا جائے۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی اور ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں ۲۶ر اپریل سے شریک ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرام اور دیگر بزرگان و احبابِ سلسلہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام طلباء کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اور کہ یہ کامیابی ان کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کا باعث ہو۔

خاکسار میاں حسام الدین وائس پریذیڈنٹ کالج یونین تعلیم الاسلام کالج لاہور

اعلان

ربوہ میں عنقریب الاٹمنٹ شروع ہونے والی ہے۔ الاٹمنٹ ہونے پر معاً پبلک عمارتیں شروع ہونگی۔ اکثر احباب دفتر تعمیر سے وقتاً فوقتاً دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ پبلک عمارات کی تعمیر کے لئے سامانِ تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہوگا۔ یا نہیں۔ ان کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن احمدیہ و پبلک عمارات کی تعمیر کا خیال رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جو دوست ربوہ میں مکانات تعمیر کرنا چاہیں۔ وہ اگر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرا دیں۔ تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ اور اچھی لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کر سکتا ہے۔ ترسیل رقم و لکڑی کی مقدار و نوعیت سے سکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ کو ساتھ ہی مطلع کیا جائے۔ کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی۔ تاکہ اس امر کو مزید سٹاک کرتے وقت ملحوظ رکھا جا سکے۔ (ناظر اعلیٰ)

روئی کا قدیم ترین وطن - پاکستان

(از مکرم چودھری عبدالحفیظ صاحب متعلم بی کام)

انجیل کہا وت کہ "مردے اپنے راز ظاہر کرنے پر مجبور کئے جائیں گے" شاید ہی کبھی اتنی سچ ہوئی ہو جتنی کہ ان مواقع پر جب ان قدیم شہروں کے جائے وقوع کی کھدائی ہوتی ہے جو زیر زمین مدفون ہیں۔ کھدائیوں سے نہ صرف ہمارے علم میں بیش بہا اضافہ اور حیرت انگیز انکشافات ہوتے ہیں بلکہ ازمنہ قدیم میں تہذیب کے جو معیار تھے ان کے متعلق ہمارے تصور اور نقطۂ نظر میں انقلابی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک یادگار موقعہ وہ تھا کہ جب ۱۹۲۰ء اور ۱۹۳۰ء کے درمیانی عرصے میں موہن جو داڑو کی کھدائی ہوئی۔ یہ مقام کراچی کے شمال میں دو سو میل کے فاصلہ پر وادی سندھ میں واقع ہے۔ ان کے آثار قدیمہ سے اندازہ ہوا ہے کہ یہ شہر ۳۰۰۰ برس قبل مسیح آباد تھے گویا کہ آریوں کے ورود ہند سے یہ شہر بہت پہلے کے ہیں۔ اور یہاں کے لوگوں کی تہذیب بابل کلدانی اور مصری تہذیب کی ہمعصر تھی۔

کھدائی کے دوران میں تاریخی اہمیت کی لاتعداد اشیاء برآمد ہوئیں جن سے وادی سندھ کے اس علاقے کے قدیمی باشندوں کی عادات اور بود و باش پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ لیکن یہاں ہماری دلچسپی کی چیزیں چند ہی ہیں بالخصوص چاندی کا ایک چھوٹا سا برتن اور ایک استرے کا پھل۔ ان دونوں چیزوں پر کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چپکے ہوئے تھے جن کا محفوظ رہنا بھی معجزہ ہے۔ یہ اشیاء اور ان پر چپکے ہوئے کپڑے کے ٹکڑوں کا نہایت احتیاط کے ساتھ روئی کی صنعتی تجربہ گاہ، ماٹنگا (بمبئی) میں امتحان کیا گیا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ ان اشیاء پر چپکے ہوئے کپڑے روئی سے تیار کئے گئے تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ فی انچ ۶۰ اور ۵۰ تانے بانے والا کپڑا بننے کے لئے ۲۰ نمبر کا سوت استعمال کیا گیا تھا۔ جو کہ اس زمانے کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے موہن جو داڑو میں ان نمونوں کے ملنے اور ان سے چپکے ہوئے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے تجزیہ سے قبل روئی کی تاریخ کے متعلق۔ طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی تھیں مثلاً خیال ہے کہ رگ وید میں مقدس دھاگوں، پیٹی زنار وغیرہ اور دوسرے کپڑوں کا ذکر ہے۔

دوران قربان کی تیاری میں جو چیز استعمال کی گئی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ دوسرا اگر ان مقدس دھاگوں اور کپڑوں کے متعلق جن کا ذکر رگوید میں ملتا ہے یہ قیاس کر بھی لیا جائے کہ وہ روئی سے تیار کئے گئے ہوں گے اور ممکن ہے کہ وہ روئی سے تیار کئے گئے ہوں۔ تو پھر بھی ان کی تاریخ ۱۵۰۰ برس قبل مسیح سے پیشتر کی متعین نہیں کی جا سکتی۔ پھر جن کپڑوں میں مصری ممیاں ملفوف پائی گئی ہیں وہ قدیم ترین کپڑوں میں سے ہیں لیکن ان کا بھی اچھی طرح سے امتحان اور تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سن کے بنے ہوئے ہیں۔

پھر اسی طرح مغربی کرہ جیسے پیرو میں ممی کے جو کپڑے ملے ہیں وہ روئی سے بنے ہوئے ہیں لیکن ان کپڑوں کی تاریخ معین کرنا ممکن نہیں تاہم یہ امر انتہائی مشتبہ ہے کہ وہ ۳۰۰۰ برس قبل مسیح کے ہوں گے۔

موہن جو داڑو کے نمونوں سے جو شہادت ملی ہے اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وادی سندھ قدیم ترین ملک ہے جہاں روئی کی جنگلی اقسام سے ایسی روئی کاشت کی گئی جو بننے کے کام آ سکے۔ اس طرح سے پاکستان کو بجا طور پر فخر ہے کہ وہ کاشت کر کے پیدا کی ہوئی اس روئی کا قدیم ترین وطن ہے۔ جس کو دنیا بھر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کات کر سوت تیار کیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں روئی کی کاشت کے قدیم سے ہونے کا اگرچہ کوئی ثبوت نہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ بعد کے دور میں روئی کا کپڑا تیار کرنے کا فن مغلوں کے سنہرے دور حکومت میں ڈھاکہ اور اس کے نواح میں انتہائی عروج پر پہنچ گیا تھا۔ یہاں تک کہ ڈھاکہ کی ململ جو تقریباً غیر مرئی حد تک باریک ہوتی تھی اپنی شہرت میں افسانوی بن چکی ہے۔

یہ ململ دیسی روئی سے تیار کی جاتی تھی۔ جس کا ریشہ بمشکل ایک انچ سے بڑھ کر ہوتا ہو لیکن بافندوں کی مہارت کا کمال تھا کہ اس روئی سے وہ ۲۵۰ نمبر تک کا سوت بنتے تھے۔ چنانچہ یہ انکشاف اس روئی کا تجربہ گاہ میں باقاعدہ امتحان کرنے سے ہوا۔

آئیے اب ایک نظر اس پر بھی ڈال لی جائے کہ تقسیم سے پہلے اور اس کے بعد روئی کی کاشت خرید و فروخت اور تیاری کی کیا صورت تھی۔

زمانہ قبل جنگ میں ان علاقوں میں جو اب پاکستان میں شامل ہیں۔ روئی کی کاشت کا رقبہ اوسطاً ۳۷ لاکھ ایکڑ تھا۔ لیکن چونکہ جنگ کے دوران میں غذائی اجناس میں کمی محسوس کی گئی۔ مزید برآں جیسے درآمد کرنے میں دشواریاں تھیں روئی کے زیر کاشت رقبہ کو کم کر دیا گیا۔ تخمینے ہیں کہ روئی کے زیر کاشت رقبہ میں سے ستر ہزار ایکڑ مشرقی پاکستان میں چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں واقع ہے وہاں کی روئی جسے کومیلا کہتے ہیں چھوٹی اور گھٹیا قسم کی ہے۔

روئی کے زیر کاشت رقبہ کا بڑا حصہ ہمیشہ مغربی پاکستان کے صوبہ جات مغربی پنجاب سندھ اور ریاستہائے بہاولپور و خیرپور میں رہا ہے۔ پاکستان میں زیر کاشت رقبوں کی تقسیم ۱۹۴۶-۴۵ء میں حسب ذیل تھی:-

نام صوبہ یا ریاست	پیداوار گانٹھوں میں (۴۰۰ پونڈ کی گانٹھ)	رقبہ
پنجاب	۸ لاکھ چار ہزار	۱۹ لاکھ ۳۹ ہزار ایکڑ
سندھ	۳ لاکھ ۴۳ ہزار	۸ لاکھ ۲۵ ہزار ایکڑ
خیرپور	۱۹ ہزار	۴۵ ہزار ایکڑ
بہاولپور	۱ لاکھ ۷۵ ہزار	۳ لاکھ ۹۰ ہزار ایکڑ
دوسرے علاقے	۲۴ ہزار	۹۷ ہزار ایکڑ
میزان	۱۴ لاکھ ۵	۳۲ لاکھ ۹۷ ہزار ایکڑ

جن میں تقریباً پانچ لاکھ زمین میں دیسی کپاس کی کاشت کی جاتی تھی اور باقی میں امریکن روئی کی چودہ لاکھ گانٹھوں کی معمولاً پیداوار میں سے صرف تھوڑا حصہ پاکستانی علاقوں میں استعمال کیا جاتا تھا اور باقی یا تو بھارتی ملوں میں استعمال ہونے کے لئے بھیج دی جاتی تھیں یا دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتی تھیں۔ جنگ سے قبل تقریباً ۷ لاکھ سے ۱۰ لاکھ گانٹھوں تک ممالک غیر کو برآمد کی گئیں اور تقریباً پانچ لاکھ ہندوستانی ملوں میں استعمال ہوتی تھیں۔ یہ انتہائی تعجب اور ستم ظریفی کی بات ہے کہ برصغیر ہند و پاکستان کے جن علاقوں میں بہترین روئی پیدا ہوتی تھی وہی پارچہ بافی کی صنعت کی ترقی میں سب سے پیچھے تھا۔ اور اس علاقہ کی بیشتر روئی دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتی تھی۔ اور پھر بنے ہوئے کپڑوں کی صورت میں پھر انہیں علاقوں میں درآمد کی جاتی تھی۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کی تقسیم سے مغربی پاکستان کی روئی کی فصل پر برا اثر پڑا کیونکہ جب تقسیم عمل میں آئی تو لائلپور اور منٹگمری کے اضلاع کے نہری آبادی علاقہ کے سکھ کاشتکار ایستادہ فصلیں چھوڑ کر ہندوستان چلے گئے۔ علاوہ ازیں غیر اطمینان بخش حالات کی وجہ سے نئے لوگ جنہوں نے ان اراضیات پر قبضہ کیا فصلوں پر اتنی توجہ نہ دے سکے جتنی پہلے کے تجربہ کار کاشتکار دیا کرتے تھے۔ اور نیز بہت سے روئی صاف کرنے اور دبانے والے کارخانوں کے مالک اور ان کا فنی عملہ بھی پاکستان کی معاشی تنظیم کو معطل کرنے کے منصوبہ کے تحت ہندوستان چلے گئے۔ چنانچہ ان مشکل حالات میں وہ سابق کی سی روئی کی صفائی اور اس کی گانٹھ بندی میں حزم و احتیاط نہ ہو سکی اور بعض علاقوں میں مختلف اقسام میں ملاوٹ ہو گئی۔ کیونکہ نئے آنے والوں نے ان کے خالص پن کو چنداں ضروری خیال نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی فصل جو عموماً آٹھ لاکھ گانٹھوں پر مشتمل ہوا کرتی تھی ۱۹۴۸-۴۷ء میں گھٹ کر صرف پانچ لاکھ گانٹھیں رہ گئیں۔ چونکہ تقسیم کے مضر اثرات ابھی دور نہیں ہوئے لہذا پیداوار معمول سے اب بھی کم ہے۔ سال گذشتہ پاکستان کا روئی کا زیر کاشت رقبہ ۲۸ لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ تھا۔ لیکن اس سال جو سرکاری تخمینہ ہے اس سال جو سرکاری تخمینہ ہے اس کے مطابق پچھلے برس کی نسبت بھی ایک لاکھ ایکڑ کم رقبہ روئی کے زیر کاشت ہے معمول سے اور زیادہ کمی پیداوار کی ایک بڑی وجہ مہاجرین میں زمین کی مزید تقسیم بھی ہے جس سے روئی کی کاشت والے قطعات کا رقبہ اور کم ہو گیا۔ دوسرے مشرقی پنجاب سے آنے والوں کی امریکن روئی کی مختلف اقسام سے ناواقفیت بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو وہاں روئی کے زیر کاشت رقبہ تھوڑا تھا اور دوسرے اس میں بھی دیسی قسم کی روئی کاشت ہوتی تھی۔ تیسری بڑی وجہ روئی کی فصل میں کمی کی یہ ہے کہ چونکہ روئی صاف کرنے اور دبانے والے کارخانے نئے آنے والوں کو صرف ایک سال کیلئے الاٹ کئے گئے۔ اس لئے ان لوگوں نے ان کارخانوں کو ٹھیک ٹھاک کرنے اور چالو رکھنے میں زیادہ دلچسپی نہ لی۔

ان دو فصلوں کی درمیانی مدت میں ہی سٹرلنگ کی قیمت میں کمی ہوئی چنانچہ جب سے پاکستانی روئی کی مانگ اس رقبے کے ملکوں میں بڑھ گئی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی اس روئی کی اچھی قیمت اسے وصول ہوئی۔ اب چونکہ اس کی مانگ بڑھ رہی ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ لازمی طور پر اسے دوسرے ممالک کی روئی سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ پاکستان کی روئی کا نہ صرف سابقہ حجم اور اچھائی پھر پیدا کرنے کیلئے ہر ممکن قدم اٹھایا جانا چاہئے بلکہ اس بھی بہتر معیار پر لانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ تاکہ ان ممالک کی روئی کے مقابلہ میں جہاں

(باقی صفحہ سات پر)

چندہ تعمیر مسجد ربوہ - سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والے احباب

نام	رقم	نام	رقم
شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی	12/8/0	سید مبارک احمد صاحب پسر پیر محمد زمان شاہ صاحب ضلع ہزارہ	11/-
" محمد لطیف صاحب پسر شیخ محمد شفیع صاحب "	10/4/-	چوہدری باغ دین صاحب چک نمبر ۳۰ / ۱۱-L ضلع منٹگمری	10/-
" محمد رفیق صاحب "	2/-	" محمد خان صاحب "	5/-
" محمد رمضان صاحب "	1/-	" محمد علی صاحب سیکرٹری مال "	5/-
مرشدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ "	5/-	شریف حسین شاہ صاحب "	4/-
والدہ صاحبہ "	1/-	چوہدری نصیر احمد صاحب "	10/-
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ "	2/-	" عبد اللہ صاحب ولد امام بخش صاحب "	10/-
محمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی	1/-	" حشمت اللہ صاحب "	1/-
حفیظ احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	2/-	میاں دین محمد صاحب "	4/-
صلاح الدین صاحب "	3/-	چوہدری عبد اللہ صاحب ولد الٰہی بخش صاحب "	3/-
عبد السلام صاحب "	1/-	" رشید احمد صاحب چک نمبر ۳۰ / ۱۱-L ضلع منٹگمری	10/-
بدر عالم صاحب "	5/-	" چوہدری اللہ دتہ صاحب نمبر ۱ "	3/-
کیپٹن عبد الحمید صاحب معہ اہلیہ و بچگان "	21/-	شیخ نور احمد صاحب "	4/-
چوہدری نذیر احمد صاحب "	5/-	چوہدری اللہ دتہ صاحب نمبر ۲ "	3/-
بابو رشید احمد صاحب "	2/-	" محمد قاسم صاحب "	3/-
محمد علی صاحب عرف مبلغ "	1/-	" اقبال محمد صاحب "	5/-
مرزا اسلم بیگ صاحب "	5/-	اہلیہ صاحبہ "	5/-
صوبیدار جلال الدین صاحب "	8/-	چوہدری رشید احمد صاحب "	2/-
" غلام محمد صاحب "	10/-	" محمد علی صاحب سندھو "	1/-
محمد شریف احمد صاحب "	11/-	" بشیر احمد صاحب "	5/-
محکم دین صاحب "	5/-	صوبیدار ولی محمد صاحب لاہور چھاؤنی	5/-
محمد یوسف صاحب "	5/-	ملک عبد المالک صاحب "	11/-
لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ "	21/-	سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال معہ والدہ محترمہ	3/-
اظہر و الدین و دیگر لواحقین "	30/-	بشیر احمد صاحب جماعت بھیرہ ضلع سرگودھا	2/-
سید محمد اکمل صاحب "	5/-	حافظ فضل الرحمٰن صاحب "	2/-
" محمد اجمل صاحب "	5/-	حاکم بی بی صاحبہ "	15/-
صوبیدار محمد انوار صاحب "	5/-	خان حشمت اللہ خان صاحب "	5/-
چوہدری فیض احمد صاحب چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ	10/-	مخدوم الطاف احمد صاحب "	2/12
چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش (سندھ)	5/-	مولوی محمد حسین صاحب "	1/-
اہلیہ صاحبہ "	25/-	اہلیہ ماسٹر امام علی صاحب "	2/-
چوہدری عبد الحق صاحب "	30/-	میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار	1/-
اہلیہ صاحبہ "	10/-	غلام فاطمہ و عائشہ بیگم صاحبہ "	4/-
مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور	50/-	دختر ماسٹر امام علی صاحب "	2/-
نور احمد صاحب [illegible] راولپنڈی	2/-	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب "	5/-
اہلیہ صاحبہ "	1/-	محمد امین صاحب سکنہ سروبا	8/-
بچگان "	2/-	میاں رحیم بخش صاحب "	8/-
چوہدری کیپٹن عزیز احمد صاحب "	11/-	عنایت کریم صاحب "	8/-
اہلیہ صاحبہ "	11/-	میاں عبد الکریم ولد عنایت کریم صاحب "	1/1
امۃ الرؤف صاحبہ بنت کیپٹن عزیز احمد صاحب "	1/8	شیخ فضل الٰہی صاحب سیٹھی صدیقی جہلمی مہاجر قادیان	4/-
امۃ الودود صاحبہ بنت "	1/8	محمد خلیل الرحمٰن صاحب پٹواری " ؛ اہلیہ خلیل الرحمٰن صاحبہ	4/-
پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ [illegible] ضلع ہزارہ	21/-	محمد افضل ولد سراج دین صاحب "	2/-
اہلیہ صاحبہ "	11/-	ملک مبارک ولد ملک محمد حسین صاحب "	15/-
سعیدہ بیگم صاحبہ دختر پیر محمد زمان شاہ صاحب "	11/-	مولوی محمد اشرف صاحب "	2/-

قائداعظم کی نصیحت

قائداعظم مرحوم نے فرمایا تھا۔

"اب جب کہ آپ نے پاکستان حاصل کر لیا ہے۔ کیا آپ اسے اپنی حماقتوں سے برباد کریں گے؟ یا آپ اسے بنانا اور ترقی دینا چاہتے ہیں؟ اسے بنانے اور ترقی دینے کی صرف ایک صورت ہے۔ اور وہ ہے آپ کا اتحاد اور آپ کا استقلال

میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ متحد ہو جائیے۔ اور لوگوں کی بھلائی اور بہبودی کے لئے اپنے آرام و آسائش کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیجئے۔ قوم اور مملکت کی بھلائی کے لئے کوئی بڑی سے بڑی تکلیف، سختی اور قربانی بھی بڑی نہیں کہی جا سکتی۔ صرف انہی قربانیوں سے آپ پاکستان کو دنیا کی پانچویں بڑی مملکت بنا سکتے ہیں اور اسے وہ قوت دے سکتے ہیں۔ کہ دنیا کی ساری قومیں اسے عزت کی نظر سے دیکھنے لگیں۔

اب جب کہ ہماری روح آزاد ہے۔ کہ وہ زندہ رہ سکے۔ اور بلند لوپ کو اپنا نصب العین بنا سکے۔ آپ کا کام ہے کہ قوم اور مملکت کو متحد اور قوی بنانے میں اپنا پورا زور صرف کر دیں۔ پاکستان حاصل ہو گیا اب اسے قوی مملکت بنانے کا اہم کام شروع ہوا ہے۔ یہ مقصد صرف اس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنا پورا زور لگائے۔ اور ہماری ذہنی اور جسمانی قوتیں یکجا ہو کر مملکت کی تعمیر میں حصہ لیں۔ اب ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ کہ جو مملکت ہم نے بنائی ہے۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں قوی اور مضبوط ہو اور اپنے ہر شہری کے لئے اس میں خوشحالی اور مسرت ہو۔ ہر شہری کے لئے خصوصاً ان کے لئے جو حاجتمند اور غریب ہیں

میں آپ سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ کوئی کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے۔ کہ اس عمل کے پیچھے آپ کی ذاتی پسند یا ناپسندیدگی کا جذبہ کار فرما ہے یا مملکت کی بہبودی کا احساس۔ اگر ہر شخص اس طرح اپنا جائزہ لینا شروع کر دے اور اپنی طبیعت پر یہ تھوڑا سا جبر گوارا کرے۔ اور بغیر کسی اندیشہ اور رعایت کے ایمانداری کو اپنی ذات کے لئے بھی اور دوسرے کے لئے بھی اپنا رہبر بنانے کا عادی ہو جائے۔ تو پاکستان کا مستقبل درخشاں ہو جائے۔

ایمانداری پاکستان کے مستقبل کو درخشاں بنانے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ سچے اور بے غرض عمل کی بھی ضرورت ہے" (از اخبار جنگ کراچی ۱۳ فروری ۱۹۵۰ء صفحہ ۶ کالم ۲)

(مرسلہ طالب دعا فتح محمد ثمر عفی اللہ عنہ از کراچی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی میر اقبال حسین صاحب کی بینائی ضائع ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب دعا کریں کہ اس کی بینائی واپس آ جائے۔ (میاں عزیز احمد ریٹائرڈ ڈویژنل انجینئر ٹیلیفونز لاہور)

(۲) گزارش ہے کہ میرا لڑکا فضل احمد نوری طور پر بخار اور سر درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ لہذا سب احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبد الکریم مددگار کارکن دفتر تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور)

(۳) خاکسار کی بیوی اور بچہ تقریباً ۳ ماہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور)

(۴) مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب واصل باقی نویس کچھ دنوں سے لگاتار بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

نام	رقم	نام	رقم
ماسٹر نعمت علی شاہ صاحب جماعت بھیرہ سرگودھا	2/-	زرخندہ دختر عبد الغنی صاحب قریشی محمد نگر لاہور	2/-
برکت علی صاحب لائق سابق امیر جماعت		محمد اقبال صاحب قریشی "	2/-
لدھیانہ حال محمد نگر لاہور	5/-	اہلیہ "	2/-
اہلیہ صاحبہ لاہور	2/-	محمد اکرام پسر محمد اقبال صاحب قریشی "	2/-
اہلیہ مرحومہ "	2/-	مرزا محمد الدین صاحب "	5/-
والد مرحوم میاں امام بخش صاحب "	2/-	چوہدری اعظم علی صاحب سب جج جماعت احمدیہ لائل پور	50/-
والدہ مرحومہ "	2/-	ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب معہ اہل و عیال "	5/-
پھوپھی مرحومہ "	2/-	کیپٹن ابو الخیر سید احمد صاحب باجوہ "	50/-
اہلیہ عبد الغنی صاحب قریشی محمد نگر لاہور	2/-	میاں جان محمد صاحب	2/-
شمیم اختر صاحبہ دختر عبد الغنی صاحب "	2/-	میاں نذر محمد صاحب	2/-
عبد الرشید صاحب پسر "	2/-		
پروین اختر دختر "	2/-		
			225/5

(ناظر بیت المال)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر وارڈ کیپر واسکی پندرہ اسامیوں (جن میں سے ایک شیڈیول اقوام کے لئے مختص ہے) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

مشاہرہ -/۸۵ روپیہ ماہوار

۲۲۵-۱۰-E.B-۱۷۵-۲/۱۵-E.B-۱۱۵-۶-۸۵

کی سکیل میں معہ مہنگائی اور دیگر الاؤنسوں کے بموجب قواعد

قابلیت: بی۔ اے یا B.S.C کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا سینئر کیمبرج یا اس کے برابر

عمر: ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان ۲۲/۵/۵۰ کو۔ مندرجہ ذیل امیدواروں کی صورت میں عمر کی ۳ سال رعائت دی جائے گی۔ (۱) شیڈیول اقوام (۲) شمال مغربی سرحدی صوبہ (امب۔ سوات۔ دیر۔ چترال) اور بلوچستان کے قبائلی علاقہ کے امیدوار بلوچ ریاستوں (قلات۔ لیس بیلا۔ کھاران اور مکران) اور قبائلی علاقہ ملحقہ ضلع ڈیرہ غازیخاں پنجاب

ان علاقوں کے امیدواروں کو ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر کا سرٹیفکیٹ جس میں ان کی جائے پیدائش کی تصدیق ہو پیش کرنا ہوگا۔

درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ مقررہ فارم پر جو -/۱ روپیہ (شیڈیول کاسٹ اور مندرجہ بالا علاقے کے امیدواروں کے لئے -/۴ آنے) میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جنرل منیجر پرسنل نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ گورنمنٹ کے ملازم جن کا پاکستان سے الحاق ہو چکا ہے۔ بذریعہ محکمہ درخواست بھیجیں۔

درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۲/۵/۵۰ ہے۔

تمام امیدواروں کو جو پہلے گورنمنٹ کی ملازمت میں نہیں ہیں پہلے ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں جو محکمہ بحالات اور ایمپلائمنٹ نے مقرر کیا ہے اپنے نام درج کروانا ہوگا۔

جنرل منیجر (پرسونل)

فوری ضرورت

ایک ایسے محنتی نوجوان کی جو تجارتی خط و کتابت انگریزی میں کر سکیں۔ اور بوقت ضرورت بطور سیلز ایجنٹ کے بھی کام کر سکیں۔ فوری ضرورت ہے۔ انگریزی اچھی ہو۔ دفتری کام کی واقفیت رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ حسب لیاقت معقول دیجائیگی مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

مرزا منور احمد۔ ربوہ

درخواست دعا

میرا بچہ لئیق احمد جس کی عمر ۱/۲ ۷ سال ہے ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ٹمپریچر ۱۰۵ تک ہو جاتا ہے اسہال اور پیٹ میں درد بھی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ (دلشیر احمد چغتائی مغلپورہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۷/۴/۵۰ کو مسمی میاں محمد اسمٰعیل ابن شیخ محمد ابراہیم صاحب احمدی سکنہ گھوٹکی ضلع سکھر کا نکاح ہمراہ مسماۃ تاج بی بی دختر شیخ عبدالعزیز صاحب احمدی سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مبلغ -/۶۰۰ روپے مہر پر بابو محمد ابراہیم صاحب عابد نے پڑھا۔ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ سیکرٹری مال جماعتہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی

ربوہ دارالہجرت میں بہت سے خوش قسمت دوستوں نے زمین خریدنے کی سعادت پائی ہے۔ قطعات کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ شرائط کے مطابق الاٹمنٹ کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر مکانات کا تعمیر کیا جانا ضروری ہے اسلئے احباب کو ابھی سے متعلقہ سامان تعمیر کی خرید کے متعلق فکر کرنی چاہیئے۔

بھٹہ ربوہ کی پختہ اینٹیں قابل فروخت ہیں۔ جو دوست اینٹیں خریدنا یا ریزرو کرانا چاہتے ہوں۔ فوری طور پر بیعانت بھٹہ ربوہ میں بحساب فی ہزار -/۳۰ روپے درجہ اوّل اور -/۲۸ روپے درجہ دوم جمع کروا کر ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کر دیں۔

نوٹ:- جن دوستوں کی رقوم پہلے موصول ہونگی۔ انہیں بہرحال ترجیح دیجائیگی:۔

صلاح الدین احمد ناظم جائیداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اجلاس جناب صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات اسپیشل کلکٹر

مسماۃ نور بیگم زوجہ اللہ داد قوم گوجر سکنہ بھلیسرانوالہ تحصیل کھاریاں

بنام

دیویدیال ولد جیون سنگھ لشمبر داس و کرشن لال پسران رام لال اقوام کھتری سکنہ ڈنگہ

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ موضع بھلیسرانوالہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۵/۵/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا آ کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۳/۴/۵۰

دستخط حاکم....

مہر عدالت...

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام

منتخب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیز ملک اللہ بخش ولد ملک کھادل بخش صاحب کا نکاح ۹/۴/۵۰ کو کنیز فاطمہ بنت چوہدری نصیر الدین صاحب ایس ڈی او میرپورخاص کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر کے محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے آمین

(شیخ غلام رسول کنری سندھ)

اعلان نکاح

۱۵ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب میرے چھوٹے بھائی میاں محمد افضل صاحب ولد میاں محمد احسن صاحب کا نکاح محترمہ امۃ السلام سلمیٰ صاحبہ بنت میاں محمد یوسف صاحب مردان کے ہمراہ مکرمی جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر صوبہ سرحد نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنادے آمین

(میاں محمد حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین صوابی ڈویژن مردان مقبوضہ)

دواخانہ خدمت خلق

اولاد نرینہ کیلئے — جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا بچے پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں ان کا مجرب اور کارگر علاج قیمت نو ماہ کی دوائی اکیس روپے

فضل الٰہی — جن عورتوں کو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کا نہایت ہی کامیاب علاج ہے پہلے ماہ سے استعمال کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت نو ماہ کی دوائی صرف ۲۶ روپے

اکسیر جنین — جو لوگ روپیہ خرچ کر سکتے ہوں۔ انہیں حب اٹھرا کے ساتھ یہ دوا بھی استعمال کروانی چاہیئے۔ اٹھرا کی گولیوں کے اثر کو بڑھانے والی دوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

روغن تحسین — بال بڑھانے کا بہترین تیل۔ قیمت سوا روپیہ۔ بارہ شیشی تیرہ روپے بارہ شیشی -/-/۱۳

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال ۸۸ سے خرید فرمائیں۔ نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

تریاق اٹھرا

صندلین کے ساتھ سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے تریاق اٹھرا فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بین الممالکتی اقلیتی معاہدہ کا کشمیر کے مسئلہ پر خوشگوار اثر پڑے گا

کراچی واپس پہنچ کر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

کراچی ۲۳ اپریل۔ پاکستان سے سات ماہ اور سترہ دن کی طویل غیر حاضری کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں آج واپس کراچی تشریف لے آئے۔ ایک ملاقات میں آپ نے بتایا کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ سراون ڈکسن مئی کے وسط سے قبل اس برعظیم میں پہنچ جائیں گے انہوں نے کراچی کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے ملاقات میں کہا کہ سلامتی کونسل کی طرف سے سراون ڈکسن کو جو ذمہ واریاں سونپی گئی ہیں ان کی بجا آوری میں سراون کو ہماری مکمل ترین امداد حاصل رہے گی

پاکستانی وزیر خارجہ نے کہا کہ سلامتی کونسل کی تازہ ترین قرارداد کی رو سے اقوام متحدہ کے نمائندہ کا کام کشمیر میں التوائے جنگ کی حدود کے دونوں جانب عسکری استحکامات ختم کرنے کے متعلق دونوں ملکوں میں سمجھوتہ کرانا اور اس سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانا ہوگا ایک استفسار کے جواب میں چودھری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ اگر عسکری استحکامات کے سمجھوتہ کی تاویل کے بارہ میں دونوں حکومتوں میں اختلاف پیدا ہو گیا تو اقوام متحدہ کے نمائندہ کو پورا اختیار ہوگا کہ وہ خود اس کی تاویل پیش کریں۔ یہ اختیار انہیں سلامتی کونسل کی چار طاقتی قرارداد کی رو سے حاصل ہے۔

کراچی کے ہوائی اڈہ پر مرکزی کابینہ کے وزراء غیر ملکی سفراء اور وزارت خارجہ کے حکام نے وزیر خارجہ کا خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود حسین نے وزیر خارجہ کو سلام کیا۔ وزارت خارجہ کے دیگر حکام سے ہاتھ ملانے کے بعد چوہدری ظفر اللہ خاں کا تعارف متعدد غیر ملکی سفراء سے کرایا گیا۔ مرکزی وزراء میں سے مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور سردار بہادر خاں ہوائی اڈہ پر موجود تھے

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بتایا۔ سراون ڈکسن اس ماہ کے ختم ہونے سے قبل نیو یارک سے روانہ ہو کر پہنچ جائیں گے اور وہاں آٹھ دس روز قیام کریں گے

سلامتی کونسل کی چار طاقتی قرارداد اور سراون ڈکسن کے تقرر کے متعلق استفسار پر چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا اگرچہ میں اس قرارداد کے تمام پہلوؤں سے متفق نہیں ہوں۔ تاہم بحیثیت مجموعی میں سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ تعطل کو دور کرنے میں مدد دے گی جس کے بعد اقوام متحدہ نے کشمیر کمیشن کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۲۸ اپریل ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کو جن پر دونوں حکومتیں متفق ہیں۔ عملی جامہ پہنانے میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔

اقلیتوں کے متعلق حالیہ بین المملکتی معاہدہ کے بارے میں استفسار پر چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا۔ اگر اس پر دیانت داری سے پوری طرح عمل کیا گیا تو اس سے دونوں ملکوں کی اقلیتیں محفوظ ہو جائیں گی۔ اور اگر اس ایک مسئلہ کے متعلق دونوں ملکوں کے تعلقات میں بہتری پیدا ہو گئی تو لامحالہ دوسرے مسائل پر بھی اس کا خوشگوار نفسیاتی اثر

کمیونسٹوں نے دو پل اڑا دیئے

رنگون ۲۳ اپریل۔ آج یہ اطلاع ملی ہے کہ برمی کمیونسٹوں نے ریلوے کے دوبارہ اجراء کے بعد اپنی سرگرمیاں پھر شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے پیگو کے شمال میں چالیس میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے پل کو اڑا دیا۔ ایک سڑک کے پل کو بھی ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔

پیگو سے آئی ہوئی آج مزید خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ رنگون سے چالیس میل شمال مشرق میں ریلوے کے آدمیوں کو عین وقت پر ریلوے لائن سے ایک ڈائنامیٹ ملا جو غالباً ٹرین کو پٹڑی پر سے اتارنے کیلئے رکھا گیا تھا جو رنگون سے آ رہی تھی۔

جاپان میں جنگ کے خلاف طلباء کی مہم

ٹوکیو ۲۳ اپریل۔ جاپانی طلباء کی سوسائٹی نے جنگ میں ہلاک شدہ طلباء کی یاد میں ایک لاکھ لائسنس ٹنگ کے سرمایہ سے عنقریب طلباء میں جنگ کے خلاف ایک مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سوسائٹی کو یہ سرمایہ ان خطوط کے مجموعے کی رائلٹی سے حاصل ہوا ہے جو جنگ میں ہلاک شدہ طلباء نے لکھے تھے۔ طلباء اس کتاب کا ایک سٹیج اور فلم کا ڈرامہ بھی تیار کر رہے ہیں۔ اور جنگ کی تباہ کاریوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے مدارس کا دورہ کریں گے

سوڈان کی آزادی کیلئے نئی جماعت

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ خرطوم سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محمد احمد۔ احمد یوسف۔ ہاشم اور صالح عبد القادر جو مجلس قانون ساز میں حزب مخالف

۴ - پڑے گا۔ ایک اور استفسار پر چودھری ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل کے ادارہ کی سست روی کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اس توقع کا اظہار کیا کہ کشمیر جیسے اہم بین الاقوامی مسئلہ کو حل کرنے کیلئے وہ زیادہ تیز رفتاری سے کام کرے گا تاہم انہوں نے تسلیم کیا کہ مصالحانہ کوششوں کے نتائج نکلنے میں کافی وقت لگے گا۔

تعلیمی اداروں کی امداد کیلئے دولت مندوں سے اپیل

جہلم ۲۳ اپریل۔ یہاں کنگ جارج رائل ملٹری کالج کی سالگرہ کے موقعہ پر پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے کل شام تقریر کرتے ہوئے دولت مندوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی دولت پاکستان میں تعلیمی سہولتوں میں ترقی کیلئے خرچ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک ملک کی عظمت کا انحصار وہاں کے لوگوں کی دانش پر ہوتا ہے۔ یہاں کے دولت مندوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی جیبوں کو اپنے اہل ملک کے لئے اچھے تعلیمی ادارے مہیا کرنے کی خاطر خالی کر دیں۔ اور تعلیمی ترقی کے لئے فیاضی سے خرچ کریں۔

اوقیانوسی سیاسی کونسل قائم کی جائے

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ مارشل پلان یورپین انفارمیشن چیف مسٹر راسکوڈرد منٹو نے کل یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک شمالی اوقیانوسی سیاسی کونسل قائم کی جائے انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ سے اعصابی جنگ میں امریکہ اور اتحادی قوموں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے اور اگر سوویٹ روس کی طرف سے حق استرداد کے استعمال کا امکان ہو تو یہ کونسل اوقیانوسی قوموں میں وہ فرائض انجام دے سکتی ہے جو سلامتی کونسل لیک سکسیس میں انجام نہ دے سکے۔

ایران اور پاکستان کے گہرے تعلقات

لاہور ۲۴ اپریل۔ پاکستان ایران ثقافتی انجمن لاہور کے سیکرٹری مسٹر ممتاز احمد خاں کی طرف ایک غیر مقامی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں ایران کے سفیر سید علی نصر نے کل کہا کہ ایران اور پاکستان دو بھائیوں کی مانند ہیں جو اپنی خوشیوں اور دکھوں میں ایک دوسرے کے برابر کے شریک ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج ہم ایران اور پاکستان کی دوستی اور گہرے روابط کا مقابلہ دنیا میں اور کوئی ملک نہیں کر سکتے اور ہمیں ان تعلقات کو اور زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تقریب میں مادام علی نصر چودھری غلام عباس۔ میاں افتخار الدین بیگم شاہ نواز مسٹر فدا حسین ایرانی سفیر کے ثقافتی کونسلر۔ ڈاکٹر فریدون اور دیگر اصحاب شریک تھے۔

کی نمائندگی کرتے تھے اور جنہوں نے حال ہی میں استعفے دئیے تھے اب ایک نئی سیاسی جماعت قائم کریں گے۔ جس کا مقصد سوڈان کی آزادی اور حفاظت ہوگا۔ (رائٹر)

بقیہ صفحہ ۵

اس کو بہتر کرنے کی مسلسل اور پیہم کوشش ہو رہی ہے۔ اپنا مقام قائم رکھ سکے۔

چونکہ تقسیم کے مضر اثرات زیادہ تر مغربی پنجاب میں محسوس کئے گئے۔ لہذا حالات کو معمول پر لانے کے لئے پہلے یہاں ہی قدم اٹھایا گیا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال کاٹن کنٹرول ایکٹ نافذ کیا گیا۔ اس قانون کی رو سے روئی کی کاشت کے لئے علیحدہ علیحدہ منطقے مقرر کئے گئے ہیں۔ جن میں روئی کی خاص خاص اقسام کی کاشت ہوگی اور جو منطقے امریکن کپاس کی اقسام کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان میں دیسی قسم کی روئی کی کاشت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ جس سے اعلیٰ کپاس اور گھٹیا کپاس کی ملاوٹ کے امکان کو بڑی حد تک کم کیا گیا مزید پابندی کے لئے ایک منطقہ سے دوسرے منطقہ میں لائسنس کے بغیر بیجوں کو لے جایا جانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ اس ایکٹ کی رو سے حکومت کے مقرر کردہ انسپکٹر روئی کے زیر کاشت کھیتوں کا معائنہ کریں گے تاکہ یہ اطمینان ہو کہ مناسب اقسام کی کاشت ہو رہی ہے اور کہ روئی صاف کرتے وقت کوئی آمیزش نہیں ہو رہی۔ پنجاب کے کاشتکاروں کو خالص بیج مہیا کرنے کی سکیم بھی حکومت نے شروع کی ہوئی ہے۔

چنانچہ تجربہ سے اب معلوم ہوا ہے کہ اس قانون کی دفعات پر عمل کرانے میں تسلی بخش طور پر کامیابی ہوئی ہے اور توقع ہے کہ اگر مزید احتیاط برتی گئی تو روئی کے حجم اور اس کی اچھائی میں قابل اعتراف ترقی ہوگی۔ نیز روئی صاف کرنے والے کارخانوں کو کم از کم چار سال کے لئے الاٹ کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ تا الاٹمنٹ کی کردہ نے والا شخص اسے ٹھیک حالت میں رکھنے میں حقیقی دلچسپی لے

ایک قابل ذکر امر یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں اس وقت جو روئی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی خاص اقسام امریکی اپ لینڈ قسم میں سے منتخب کردہ ہیں۔ جو کئی سال پہلے درآمد کی جا کر اس علاقہ میں کاشت کئے جانے کے قابل بنائی گئی تھیں اہم قسمیں جو تیار کی گئیں اور جنہیں عام کیا گیا ہے وہ ۴ الف۔ ایل۔ ایس ایس ۲۸۹ الف/۴۳۔ ۱۲۴ الف ۱۹۹ ایم ۴ سندھ سدھار اور ۸ ڈی ہیں۔ روئی کی ان امریکن اقسام کے علاوہ تھوڑی مقدار میں دیسی روئی کی بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی ترقی یافتہ قسم پنجاب میں ۹ ملیسوتی اور سندھ میں دسندھ این آر کہلاتی ہے پنجاب اور سندھ کی روئی میں اس علاقہ میں کاشت کی جانے والی بعض عمدہ اقسام بھی شامل ہیں۔ جن کے ریشہ کی لمبائی اور خوبی کے باعث بالعموم شکل سے ملنے والی گریسی رڈ الرہ وغیرہ کے مقابلہ میں فی